غیر مسلم بیوی کو اپنے دینی تہوار منانے سے روکنا

منع المسلم زوجته غير المسلمة من الاحتفال بأعيادها الدينية

[urdu - اردو - أردو]

محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

غیر مسلم بیوی كو اپنے دینی تہوار منانے سے روكنا

مسلمان شخص كی كیتھولك عیسائی بیوی كو اپنے دنیی تہوار منانے كی اجازت كیوں نہیں، حالانكہ وہ مسلمان سے شادی شدہ ہے اور اپنے عقیدہ پر بھی قائم ہے ؟
كیا اس عیسائی بیوی كو اپنے اعتقاد كے مطابق عبادت كرنے كی اجازت ہے ؟

الحمد للہ:

اگر عیسائی لڑكی كسی مسلمان شخص سے شادی پر راضی ہوتی ہے تو اسے درج ذیل امور كا علم ہونا ضروری ہے:

اول:
معصیت و نافرمانی كے معاملات كے علاوہ باقی سب میں بیوی كو خاوند كی اطاعت كا حكم دیا گیا ہے، اس میں مسلمان اور غیر مسلم بیوی میں كوئی فرق نہیں، اس لیے جب خاوند اپنی مسلمان یا كافرہ بیوی كو معصیت و نافرمانی كی بجائے كوئی اور حكم دے تو بیوی كو اس كی اطاعت كرنا ہو گی، اللہ سبحانہ و تعالی نے مرد كے لیے عورت پر یہ حق ركھا ہے، كیونكہ گھر كی ذمہ داری اور حكمرانی كا حق خاوند كو دیا گیا ہے، خاندانی زندگی اسی صورت میں بہتر طور پر قائم رہ سكتی ہے جب گھرانے كے افراد میں سے كسی ایك فرد كی بات مانی جاتی ہو اور اس كی اطاعت ہو.

لیكن ا سكا یہ معنی نہیں كہ آدمی تسلط اختیار كر جائے یا پھر اس حق كو بیوی اور اولاد كے ساتھ برا سلوك كرنے كے لیے بطور فرصت استعمال كرنا شروع كر دے، بلكہ اسے اصلاح اور بہتری كی كوشش كرنی چاہیے، اور ایك دوسرے سے مشورہ اور نصیحت كے طریقہ پر عمل كرنا ہوگا.

لیكن ازدواجی زندگی میں كئی ایسے موڑ اور واقعات آتے ہیں جہاں كوئی فیصلہ كن بات كرنا ہوتی ہے، اور اس فیصلہ كو تسلیم بھی كرنا پڑتا ہے،

اس لیے ایك عیسائی لڑكی كو كسی مسلمان شخص سے شادی كرنے سے قبل اسے مدنظر ركھنا چاہیے اور اس پر ضرور غور كرنا چاہیے كہ اس حالت میں اسے خاوند كی بات تسلیم كرنا ہوگی.

دوم:
دین اسلام نے كسی یہودی اور عیسائی لڑكی سے شادی كرنا مباح كیا ہے اس كا یہ معنی ہوا كہ عورت كے یہودیت اور عیسائیت پر قائم رہتے ہوئے شادی كی جائیگی، اور اسے دین اسلام قبول كرنے پر مجبور نہیں كیا جائیگا، اور نہ ہی اسے اپنے دین كی عبادت كرنے سے روكا جائیگا.

لیكن خاوند كو یہ ضرور حق حاصل ہے كہ وہ اسے گھر سے باہر جانے سے روكے، چاہے وہ چرچ جانا چاہے تو بھی خاوند اسے روك سكتا ہے، كیونكہ بیوی كو اپنے خاوند كی اطاعت كا حكم دیا گیا ہے، اور خاوند كو یہ بھی حق ہے كہ گھر میں كسی اعلانیہ برائی كرنے سے روكے، مثلا گھر میں صلیب نصب كرنا، اور ناقوس بجانے سے روكےگا.

اور اسی طرح بدعتی تہوار منانا مثلا عیسی علیہ السلام كی میلاد، كیونكہ یہ دین اسلام میں ایك بری اور منكر چیز ہے، یہی نہیں كہ ایك كے لیے بلكہ دونوں كے لیے نہ تو وہ عیسی علیہ السلام كی میلاد منا سكتی ہے، اور نہ ہی خاوند نبی صلی اللہ علیہ وسلم كی میلاد منا سكتا ہے، كیونكہ دین اسلام میں اس كی كوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی.

اور اسی طرح مدر ڈے منانا بھی بدعت ہے، اس كے علاوہ ہر وہ عمل جس كے بارہ میں غلط اعتقاد ركھا جاتا ہو مثلا یہ اعتقاد ركھنا كہ عیسی علیہ السلام كو سولی دی گئی اور انہیں قتل كر دیا یا اور قبر میں دفنایا گیا تو وہ پھر زندہ ہو گئے.

حالانكہ حقیقت تو یہی ہے كہ عیسی علیہ السلام كو نہ تو قتل كیا گیا اور نہ ہے سولی پر لٹكایا گیا، بلكہ انہیں زندہ سلامت آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا.

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (۱۰۲۷۷) اور (٤٣١٤٨) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

خاوند کو حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی عیسائی بیوی پر اس اعتقاد کو ترك کرنے پر مجبور کرے، لیکن خاوند کو یہ حق ضرور ہے کہ وہ اس اعتقاد کو گھر میں اعلانیہ طور پر ظاہر نہ کرے، اور بچوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کرنے دے، اس لیے عیسائی بیوی کا اپنے دین پر قائم رہنے اور گھر میں برائی اور غلط قسم کے اعتقادات کا اظہار نہ کرنے دینے میں فرق کرنا ضروری ہے.

اسی طرح اگر خاوند اور بیوی مسلمان ہوں، اور بیوی کسی چیز کی اباحت کا اعتقاد رکھتی ہو لیکن خاوند اس کی حرمت کا اعتقاد رکھے تو اس حالت میں بھی خاوند کو اسے منع کرنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ وہ گھر کا حاکم و نگران ہے اور جسے وہ غلط سمجھتا ہے اسے روکنے کا حق ہے.

سوم:
جمہور اہل علم کہتے ہیں کہ کفار بھی شرعی فروعات کے مخاطب ہیں انہیں بھی اس پر عمل کرنے کا خطاب ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ایمان لانے کے بھی مخاطب ہیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ جو چیز ایك مسلمان شخص پر حرام ہے وہ کافر پر بھی حرام ہوگی، مثلا شراب نوشی، اور خنزیر کا گوشت کھانا اور بدعات ایجاد اور ان کی ترویج یا پھر بدعات والے تہوار منانا بھی حرام ہوگا.

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ درج ذیل فرمان باری تعالی کے عموم پر عمل کرتے ہوئے اپنی بیوی کو ایسی غلط اور حرام اشیاء کے ارتکاب سے منع کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں } التحریم (٦).

اس سے صرف اس كا وہ اعتقاد اور عبادت مستثنى ہوگا جو اس كے دين ميں مشروع ہے، مثلا اس كى نماز اور واجب كردہ روزہ، خاوند اس سے عيسائى بيوى كو روك نہيں سكتا، اس كےدين ميں نہ تو شراب نوشى كرنا حلال ہے، اور نہ ہى خنزير كا گوشت كھانا، اور نہ ہى بدعات والے تہوار منانا جنہيں راہبوں اور پادريوں نے خود ايجاد كر ركھا ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:
" خاوند كے ليے بيوى كو چرچ اور معبد خانوں ميں جانے سے روكنے كا حق حاصل ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے ايك شخص كى نصرانى بيوى كے بارہ ميں يہى بيان كرتے ہوئے كہا: وہ اسے عيسائيوں كے تہوار يا چرچ ميں جانے كى اجازت مت دے "

اور ان سے ايسے شخص كے بارہ ميں دريافت كيا گيا جس كى لونڈى عيسائى تھى كہ آيا مالك سے تہواروں اور چرچ اور ان كے اجتماعات ميں جانے سے روك سكتا ہے يا نہيں؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمايا: اسے وہ اجازت نہ دے "

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:
" اس كى وجہ يہ ہے كہ خاوند اپنى بيوى كى كفريہ اسباب ميں معاونت نہ كر سكے، اور كفريہ شعار كى اجازت نہ دے سكے "

ان كا يہ بھى كہنا ہے: ليكن خاوند اسے اس روزے سے نہيں روك سكتا جس كے وجوب كا اعتقاد ركھتى ہے، چاہے اس وقت اسے بيوى سے استمتاع كا حق بھى نہ حاصل ہو سكے اور رہ جائے، اور نہ ہى وہ وہ گھر ميں بيوى كو مشرق (يعنى بيت المقدس) كى جانب رخ كر كے نماز ادا كرنے سے روكےگا، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نجرانى عيسائيوں كو اپنى مسجد ميں ان كے قبلہ كى طرف رخ كر كے نماز ادا كرنے سے منع نہيں فرمايا تھا " انتہى

ديكھيں: احكام اھل الذمۃ (٢ / ٨١٩ - ٨٢٣).

نجرانی عیسائیوں کے وفد کا مسجد نبوی میں اپنے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کا واقعہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں بھی ذکر کیا ہے، اور محققین حضرات نے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقات ہیں، لیکن یہ روایت منقطع ہے " یعنی اس کی سند ضعیف ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (٣ / ٦٢٩).

مزید آپ سوال نمبر (٣٣٢٠) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .